بیٹی اللہ کی رحمت

واعظ الجمعہ

بیٹی اللہ کی رحمت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاون

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

بیٹی اللہ کی رحمت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

زمانۂ جاہلیت میں بیٹی پر ظلم وجبر

برادرانِ اسلام ! دینِ اسلام سے قبل، عورت کی مُعاشرے میں کوئی عزّت نہیں تھی، وہ ذِلّت وپستی، ظلم وجبر اور جنسی استحصال کا شکار تھی، اس کی پیدائش کو ذِلّت ورُسوائی کا سبب سمجھ کر اسے زندہ دفن کر دیا جاتا تھا، دَورِ جاہلیت کی اس مکروہ اور جاہلانہ رسم کو بیان کرتے ہوئے، اللہ ربّ العالمین ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِیْمٌ ۝ یَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَیُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ﴾[۱] "جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے، تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے، اور وہ غصّہ کھاتا ہے! لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے، اس بِشارت کی

(۱) پ١٤، النحل: ٥٨، ٥٩.

برائی کے سبب! کیا اسے ذِلّت کے ساتھ رکھے گا؟ یا اسے مٹی میں دَبا دے گا؟ اَرے بہت ہی بُرا حکم لگاتے ہیں!"۔

دینِ اسلام میں عورت کی شان وعظمت

حضراتِ گرامی قدر! دینِ اسلام نے عورت کو بحیثیت ماں، بہن، بیوی اور بیٹی، ایک معزَز اور بلند مقام عطا فرمایا، اور بااعتبار تخلیق وانسانیت اسے مَردوں کے برابر درجہ عطا فرمایا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً﴾[1] "اے لوگو اپنے ربّ سے ڈرو! جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا، اور دونوں سے بہت سے مرد وعورت پھیلا دیے!"۔

فارَان کی چوٹیوں سے دینِ اسلام کا سورج پوری آب وتاب کے ساتھ چمکا، تو سارا عالَم رَوشن ومنوّر ہوگیا، رسولِ اکرم ﷺ مظلوموں کے مسیحا بن کر تشریف لائے، آپ ﷺ نے عورتوں کو ایسا مقام ومرتبہ عطا فرمایا، کہ بعثتِ نبوی سے قبل شاید کسی عورت نے اس کا تصوُّر بھی نہ کیا ہوگا! حضور اکرم ﷺ نے خواتین کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا: «خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لأَهْلِه، وَأَنا خَيْرُكُمْ لأَهْلِي»[2] "تم میں سب سے بہتر وہ ہے، جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہو، اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ، تم میں سب سے بہتر ہوں"۔

---

(١) پ٤، النساء: ١.

(٢) "جامع الترمذي" أبواب المناقب، ر: ٣٨٩٥، صـ٨٧٨.

وراثت میں حصّہ کی تعیین

عزیزانِ مَن! اسلام سے پہلے بیٹیوں کو وراثت سے بھی محروم کر دیا جاتا تھا، دینِ اسلام نے عورت کے بحیثیت ماں، بیوی، بہن اور بیٹی کے الگ الگ حصّے متعیّن فرمائے، اور ان کی ادائیگی کا لازم حکم دیا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا﴾(۱) "مَردوں کے لیے، جو ماں باپ اور قرابت والے چھوڑ گئے اُس میں سے حصّہ ہے، اور عورتوں کے لیے، جو ماں باپ اور قرابت والے چھوڑ گئے اس میں سے حصّہ ہے، تھوڑا ہو یا بہت، اللہ کی طرف سے مقرّر کردہ حصّہ ہے!"۔

خواتین کا وُجود... مُعاشرے کی بقاء کا ضامن

عزیزانِ محترم! عورت بے مقصد پیدا نہیں کی گئی، اس مُعاشرے کا وُجود عورت کے ہی دم قدم سے قائم ہے! اگر عورت نہ ہو تو یہ مُعاشرہ ہرگز قائم نہیں رہ سکتا، اللہ تعالی نے اسے مَردوں کی راحت وآرام اور محبت ورحمت کے لیے پیدا فرمایا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ مِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَ جَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ﴾(۲) "اُس (اللہ) کی نشانیوں سے ہے، کہ اُس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے؛ کہ اُن سے آرام پاؤ، اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی، یقیناً اس میں دھیان کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں!"۔

---

(۱) پ٤، النساء: ٧.

(۲) پ٢١، الروم: ٢١.

جو جاہل مرد آج سفّاک و ظالم بن کر عورتوں سے نفرت کرتے ہیں، اور اپنی بیٹیوں کو قتل کرتے ہیں، انہیں یہ بات خوب ذہن نشین کرلینی چاہیے، کہ ان کا اپنا وُجود بھی کسی عورت کا ہی مرہونِ منّت ہے! جب وہ بچّے تھے، تو انہیں کسی عورت نے ہی دودھ پلاکر، اور پال پوس کر بڑا کیا تھا! اور انہیں یہ حکم خالقِ کائنات عزّوجلّ نے دیا ہے، اگر عورت کا وُجود بے مقصد ہوتا، تو انہیں یہ حکم ہرگز نہ دیا جاتا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ الْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾[1] "مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو ۲ برس، یہ اس کے لیے ہے جو دودھ پلانے کی مدّت پوری کرنی چاہے!"۔

بیٹیاں... اللہ عزّوجلّ کی رحمت

رفیقانِ ملّت اسلامیہ! بیٹیوں کی پیدائش کو بُرا سمجھنا، انہیں زندہ دفن کرنا، یا پیدا ہوتے ہی قتل کردینا، سراسر ظلم ہے، بروزِ قیامت اس بارے میں باز پُرس ہوگی! اور اِن ننھی بچیوں سے پوچھا جائے گا کہ تمہیں کس جُرم میں تمہارے ماں باپ نے قتل کیا؟ تو وہ اپنے بے گناہ قتل ہونے کی گواہی دیں گی، جس کا ذکر خالقِ کائنات جلّ جلالہ نے ایک مقام پر اس طرح فرمایا: ﴿وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىٕلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ﴾[2] "جب زندہ دفن کی ہوئی سے پوچھا جائے: کس گناہ پر قتل کی گئی؟" اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے، کہ بچوں کو بے گناہ قتل کردینا حرام اور ظلم ہے، اور ظالم سے اس کا بدلہ ضرور لیا جائے گا!۔

---

(۱) پ۲، البقرة: ۲۳۳.

(۲) پ۳۰، التكوير: ۸، ۹.

بیٹا بیٹی کی بنیاد پر اولاد میں امتیازی سُلوک کی مُمانعت

میرے محترم بھائیو! آج کل عموماً دیکھنے میں آتا ہے، کہ لوگ بیٹے اور بیٹی میں فرق کرتے ہیں، بیٹی کی بہ نسبت بیٹے سے زیادہ پیار کرتے ہیں، اس کے ناز نخرے زیادہ اٹھاتے ہیں! جبکہ بیٹیوں کی پیدائش کو منحوس جانتے ہیں، انہیں پرایا دھن سمجھ کر بوجھ خیال کرتے ہیں! ایسے خیالات زمانۂ جاہلیت کی علامت ہیں، آقائے دوجہاں ﷺ نے ہمیں ایسے امتیازی سُلوک سے منع فرمایا ہے، ارشاد فرمایا: «اتَّقُوا اللهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ!»(۱) "اللہ سے ڈرو! اور اپنی اولاد کے درمیان برابری رکھو!"۔

بیٹی... جنّت میں داخلے کا سبب

حضراتِ ذی وقار! دینِ اسلام نے بیٹی کو بڑی عزّت واحترام سے نوازا ہے، یہ اللہ تعالی کی رحمت ہیں، ان کی اچھی تعلیم وتربیت اور پرورش، جنّت میں داخلے کا سبب ہے، رحمتِ عالمیان ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أُنْثَى فَلَمْ يَئِدْهَا، وَلَمْ يُهِنْهَا، وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا -قَالَ: يَعْنِي الذُّكُورَ- أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ»(۲) "جس کے یہاں بچی پیدا ہوئی، اور اُس نے جاہلیت کے طریقے پر اسے زندہ دفن نہیں کیا، نہ اُس کو حقیر وذلیل سمجھا، اور نہ لڑکوں کو اس کے مقابلے میں ترجیح دی، تو اللہ تعالی اس شخص کو جنّت میں داخل فرمائے گا"۔

حضرت سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہما روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَا مِنْ رَجُلٍ تُدْرِكُ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا، مَا صَحِبَتَاهُ أَوْ

---

(١) "صحيح البخاري" باب الإشْهَادِ فِي الْهِبَة، ر: ٢٥٨٧، صـ٤١٨.

(٢) "سنن أبي داؤد" كتاب الأدب، ر: ٥١٤٦، صـ٧٢٣.

صَحِبَهُمَا، إِلَّا أَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ»[1] "جس کی دو ۲ بیٹیاں ہوں، اور وہ اُن کی اچھی نیک تربیت وپرورش کرے، تو وہ دونوں اُسے جنّت میں لے جائیں گی"۔

جہنم کی آگ سے ڈھال

ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ، فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ»[2] "جو بیٹیوں کے بارے میں آزمایا جائے، اور اُن کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے، تو وہ بیٹیاں اُس کے لیے جہنم کی آگ سے ڈھال بن جائیں گی!"۔

بیٹیوں کی اچھی تعلیم وتربیت

جانِ برادر! بیٹیوں کی پیدائش کو بوجھ سمجھنا، اور ان کی پرورش میں کوتاہی برتنا، مُعاشرتی بگاڑ کا سبب ہے! اسلام نے خصوصیت کے ساتھ بیٹیوں کی اچھی تعلیم وتربیت کی تاکید فرمائی ہے، اور اس کی بڑی فضیلت بیان کی ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ عَالَ ثَلاَثَ بَنَاتٍ، فَأَدَّبَهُنَّ وَزَوَّجَهُنَّ، وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، فَلَهُ الْجَنَّةُ!»[3] "جس شخص کی تین ۳ بیٹیاں ہوں، اور وہ ان کی اچھی تربیت کرے، مناسب جگہ ان کی شادی کرے، اور ان کے ساتھ اچھا سُلوک کرے، وہ جنّت کا حقدار ہے!"۔

بیٹوں کی طرح بیٹیوں کی پرورش، اور ان کی اچھی تعلیم وتربیت، ان کا پیدائشی حق اور والدین کی ذِمّہ داری ہے! جو اِس میں کوتاہی برتے گا سخت گنہگار ہوگا!

---

(١) "سنن ابن ماجه" كتاب الأدب، ر: ٣٦٧٠، صـ٦٢٢.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب البر والصلة والآداب، ر: ٦٦٩٣، صـ١١٤٦.

(٣) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، ر: ٥١٤٧، صـ٧٢٣.

اور بروزِ قیامت اس سے باز پُرس ہوگی، حضرت سیّدنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے، حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «الرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ، وَهُوَ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ!»(۱) "مرد اپنے اہل وعیال کا نگہبان ہے، اُس سے اپنے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا!"۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «كَفٰى بِالْمَرْءِ إِثْمًا، أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ»(۲) "آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے، کہ وہ جس کی روزی کا ذمّہ دار ہے اسے ضائع کردے!"۔

اولاد کو تحفہ دیتے وقت برابری کا حکم

میرے محترم بھائیو! دینِ اسلام میں بیٹیوں کی کیا اہمیت ہے، اس کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جاسکتا ہے، کہ اولاد کو تحفہ دیتے وقت بھی ان میں برابری کا حکم دیا گیا ہے! اور بیٹا یا بیٹی کی بنیاد پر امتیازی سُلوک سے منع کیا گیا ہے! حضرت سیّدنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے: اُن کے والد بشیر انہیں لے کر رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام تحفے میں دیا ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ؟» "کیا تم نے اپنے ہر بچے کو ایسا ہی تحفہ دیا ہے؟ حضرتِ بشیر نے عرض کیا کہ نہیں، مصطفی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «فَأَرْجِعْهُ»(۳) "تو پھر اس سے بھی واپس لے لو!"۔

---

(۱) "صحيح البخاري" باب الْجُمُعَةِ فِي الْقُرَى وَالْمُدُنِ، ر: ۸۹۳، صـ۱٤٤.

(۲) "سنن أبي داود" كتاب الزكاة، باب في صلة الرحم، ر: ۱٦۹۲، صـ۲۵۰.

(۳) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، ر: ۵۹۹۷، صـ۱۰٤۹.

ایک روایت میں ہے کہ کوئی شخص حضور نبئ کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ اس کا بچہ آیا، اس نے اسے اُٹھایا، چُوما اور اپنی گود میں بٹھا لیا، پھر کچھ دیر بعد اس کی بچی آئی تو اس نے اسے اُٹھایا، اور اپنی ایک جانب بٹھا دیا، رحمتِ عالمیان ﷺ نے فرمایا: «فَمَا عَدَلْتَ بَيْنَهُمَا!»[1] "تم نے ان دونوں میں برابری نہیں کی!"۔

لہٰذا بچوں کے ساتھ ترجیحی یا امتیازی سُلوک ہرگز نہ برتا جائے! اُن سے پیار کیا جائے، اگر گھر میں کوئی کھانے کی چیز یعنی مٹھائی یا پھل وغیرہ لائیں، تو بیٹیوں کو پہلے دیں، اللہ کی رحمت جان کر اُن کی اچھی تعلیم وتربیت کریں؛ کہ یہ بھی ذریعۂ بخشش اور جنّت کے وسیلوں میں سے ایک وسیلہ ہے!۔

خلاصۂ کلام

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! بیٹیوں کی پیدائش سے متعلق، بعض لوگوں کا طرزِ عمل آج بھی دَورِ جاہلیت کا نمونہ ہے! اسلامی تعلیمات سے آگاہی ہونے کے باوُجود، وہ آج بھی بیٹیوں کی پیدائش کو منحوس خیال کرتے ہیں! انہیں پرایا دھن اور بوجھ سمجھتے ہیں! اور ان کے زندہ رہنے کو اپنے لیے عار خیال کرتے ہیں، اس کی تازہ ترین جھلک پاکستان کے شہر میانوالی (پنجاب) میں دیکھنے میں آئی، جہاں گذشتہ دنوں ایک سفّاک باپ نے اپنے گھر بیٹی کی پیدائش پر، اسے پانچ گولیاں مار کر قتل کر دیا، جس جس نے یہ واقعہ سنا لرز کر رہ گیا! اس افسوس ناک واقعہ کے باعث پوری دنیا میں پاکستانی قوم، اور عالَمِ اسلام کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا! اس واقعہ کی جتنی مذمّت کی جائے کم ہے! ایسے

---

(١) "شُعب الإيمان" باب في حقوق الأولاد والأهلِيْن، ر: ٨٧٠٠، ٦/ ٢٩١٠.

شخص کو فوری گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جانی چاہیے! اور نشانِ عبرت بنانا چاہیے؛ تاکہ آئندہ کسی کو دَورِ جاہلیت کا یہ مکروہ عمل دُہرانے کی جرأت نہ ہو!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں اپنی اولاد میں برابری کرنے کی توفیق عطا فرما، بیٹا یا بیٹی کی بنیاد پر امتیازی سلوک کرنے سے بچا، ان کی اچھی اور نیک تربیت کی توفیق مرحمت فرما، اپنی بیٹیوں کو اللہ تعالی کی رحمت سمجھنے کی سوچ عطا فرما، انہیں منحوس سمجھنے والی زمانۂ جاہلیت کی سوچ سے بچا، اور اسلامی تعلیمات کے مُطابق ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ

سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفادے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلَسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.